REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یکم رجب المرجب ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

یوم سہ شنبہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۴ تبلیغ ۱۳۳۵ ہش - ۱۴ فروری ۱۹۵۶ء | نمبر ۳۸

153

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۳ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔

"طبیعت اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۳ فروری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو اعصابی تکلیف میں ابھی تک پورا افاقہ نہیں ہوا۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو درد میں کافی کمی کے باوجود ابھی تک گھبراہٹ کی تکلیف کم و بیش باقی ہے۔ احباب شفائے کامل و عاجل کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

— لاہور سے اطلاع آئی ہے کہ نواب سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ (دخت حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کا آج لیڈی ولنگڈن ہسپتال میں اپریشن ہے۔ احباب جماعت اپریشن کی کامیابی اور آپ کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔

آج کا دن

— ۱۳ فروری ۱۹۵۶ء —

آج کے دن ۱۶۸۹ء میں ولیم (دھرتی) انگلستان کے بادشاہ کی حیثیت سے تخت پر بیٹھے تھے۔

آج کے دن ۱۷۸۸ء میں ہندوستان کے وائسرائے وارن ہیسٹنگز کے خلاف رشوت ستانی اور اختیارات کے ناجائز استعمال کی بناء پر مقدمہ کا آغاز ہوا تھا۔

آج کے دن ۱۸۹۳ء میں انگلستان کی پارلیمنٹ میں ہوم رول بل پیش کیا گیا تھا۔

آج کے دن ۱۹۴۸ء میں قومی نظام تعلیم مرتب کرنے کے لئے کراچی میں تعلیم کا مشاورتی بورڈ قائم کیا گیا تھا۔

آج کے دن ۱۹۵۱ء میں کراچی میں مؤتمر عالم اسلامی کا دوسرا سالانہ اجلاس ختم ہوا تھا۔

طلوع آفتاب و غروب آفتاب

لاہور ۱۳ فروری۔ آج صبح سورج ۶ بجکر ۴۵ منٹ پر طلوع ہوا۔ اور شام کو ۵ بجکر ۴۹ منٹ پر غروب ہوگا۔

سلطان مراکش حکومت فرانس سے بات چیت کے لئے آج پیرس روانہ ہو رہے ہیں

حصولِ آزادی کے مقصد میں کامیابی کیلئے بہرطور پرامن رہنا نہایت ضروری ہے (سدی محمد بن یوسف)

رباط ۱۳ فروری۔ سلطان مراکش سدی محمد بن یوسف مراکش کی آزادی کے سوال پر حکومت فرانس سے بات چیت کرنے کے لئے آج رباط سے پیرس روانہ ہو رہے ہیں۔ کل انہوں نے ایک نشری تقریر میں اہل مراکش سے اپیل کی کہ وہ مذاکرات کے دوران پوری طرح نظم و ضبط کا ثبوت دیں۔ انہوں نے کہا پُرامن رہنے سے ہمیں اپنا مقصد حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ یاد رہے سلطان مراکش اور حکومت فرانس کے درمیان بات چیت بدھ کے روز پیرس میں شروع ہو رہی ہے۔

تونس ۱۳ فروری۔ تونس کی کابینہ نے مکمل داخلی خود مختاری حاصل کرنے کے لئے فرانس سے جلد سے جلد بات چیت شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کابینہ نے فرانس سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ گفت و شنید کے لئے تاریخ مقرر کرے۔ اس ضمن میں جو وفد پیرس جائے گا تونس کے وزیر اعظم جناب طاہر بن عمرو اس کی راہنمائی کریں گے۔

لبنان کی طرف سے عرب ملکوں کے سربراہوں کی کانفرنس منعقد کرنے کی حمایت

عرب زعماء سے اردن کے وزیراعظم جناب الرفاعی کی ملاقاتیں

بیروت ۱۳ فروری۔ لبنان کی حکومت نے اردن کی اس تجویز کا خیر مقدم کیا ہے کہ یہودیوں کی جارحانہ سرگرمیوں کے سدباب کے بارے میں عرب ملکوں کے سربراہوں کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے۔ عرب سربراہوں کی اس کانفرنس کے انعقاد کے سلسلہ میں اردن کے وزیر اعظم جناب الرفاعی آجکل عرب ملکوں کا دورہ کر رہے ہیں۔ وہ اب تک لبنان، شام، عراق اور مصر کا دورہ کر چکے ہیں۔ کل وہ سلطان سعود سے صلاح و مشورہ کرنے کے لئے قاہرہ سے ریاض روانہ ہو گئے۔ وہ جمعہ کے روز قاہرہ پہنچے تھے۔ اور انہوں نے اس بارے میں مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر سے ملاقات کی تھی۔ جناب الرفاعی سے ملاقات کے بعد لبنان کے صدر جناب کامل شمعون نے ایک بیان میں کہا ہے کہ تمام عرب ممالک اردن کی اس تجویز کی حمایت کریں گے کہ عرب ملکوں کے سربراہوں کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے۔

امریکہ موسمیات کے غبارے نہیں اڑائے گا

واشنگٹن ۱۳ فروری۔ امریکہ نے موسمی حالات کا مطالعہ کرنے والے غبارے اڑانے کا سلسلہ فی الحال بند کر دیا ہے۔ اس ضمن میں جو اعلان جاری ہوا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ روس اور اس کے ماتحت ممالک نے ان غباروں پر اعتراض کیا ہے۔ اور خواہ مخواہ یہ اثر ڈالنے کی کوشش کی ہے کہ یہ موسمی حالات معلوم کرنے والے غبارے نہیں بلکہ اشتہاروں اور پروپیگنڈے کے غبارے ہیں۔

مولانا عبدالمجید صاحب سالک کی تقریر

ربوہ ۱۱ فروری ۸ بجے صبح بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر انتظام مولانا عبدالمجید صاحب سالک نے "میری شاعری کا ارتقاء" کے موضوع پر ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے نوجوان ادباء اور شعراء کو اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ کہ نوجوان ادیبوں اور شاعروں کو اپنی تحریر اور کلام میں شگفتگی پیدا کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جب تک تحریر میں لطافت نہ ہو اسے پڑھنے کو جی نہیں چاہتا۔ تقریر کے بعد قریباً پون گھنٹہ تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔

محفل کے اختتام سے قبل حاضرین کی خواہش پر مولانا نے اپنا تازہ کلام بھی سنایا۔ صدارت کے فرائض پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب نے ادا کئے۔

مشرقی پاکستان کی غذائی صورت حال عوامی لیگ حکومت سے تعاون کرے گی

ڈھاکہ ۱۳ فروری۔ مشرقی پاکستان کی عوامی لیگ کے صدر مولانا عبدالحمید خان بھاشانی نے کہا ہے کہ غذائی صورت حال پر قابو پانے اور چاول کی قیمتوں کو مضبوط بنانے کے کام میں میری پارٹی صوبائی حکومت سے پورا تعاون کرے گی۔ انہوں نے بتایا کہ منگل کو ڈھاکہ میں عوامی لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ہو رہا ہے۔ جس میں مسٹر سہروردی کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴؍ فروری ۵۶ء

دستور پر اعتراضات

مسٹر سہروردی نے پاکستان کے مسودہ دستور میں اسلامی دفعات کے متعلق جو اعتراضات کئے ہیں۔ وہ ایک لحاظ سے تو سراسر نادرست ہیں۔ اگر صحیح اسلامی اصولوں کے مطابق عمل کیا جائے۔ تو ہمیں پورا پورا یقین ہے۔ کہ دنیا میں کوئی جمہوری سے جمہوری حکومت بھی اس کا لگا نہیں کھا سکتی۔ اور برطانوی پارلیمنٹ کے رکن مسٹر گورڈن واکر نے بی بی سی میں نشر کرتے ہوئے ایک حالیہ تقریر میں جو پاکستان کے مسودہ دستور پر رائے زنی کی ہے۔ وہ سو فی صدی سے بھی زیادہ درست ثابت ہو سکتی ہے۔

مسٹر گورڈن واکر نے اپنی اس تقریر میں فرمایا ہے کہ

"اول تو برطانیہ میں کسی شخص نے پاکستان کی اسلامی جمہوریت پر اعتراض نہیں کیا۔ لیکن اگر کسی کو اعتراض ہو بھی تو اسے یہ معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اسلام کے تمام اصول جمہوریت پر انحصار رکھتے ہیں۔ اسلام نے جمہوری اصولوں پر جس قدر زور دیا ہے۔ وہ کسی دوسرے مذہب سے کم نہیں ہے۔ اسلام رواداری اور مساوات کا علمبردار ہے۔ اور اس نے معاشرتی عدل و انصاف کے قیام کے لئے بے حد تبلیغ کی ہے۔"

اس ضمن میں فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کے فاضل ججوں کا نظریہ بھی قابل غور ہے۔ جہاں انہوں نے فرمایا ہے کہ:۔

"سورہ کافرون صرف نیس الفاظ پر مشتمل ہے۔ اس کی کوئی آیت چھ الفاظ سے زیادہ کی نہیں۔ اس سورت میں وہ بنیادی خصوصیت واضح کی گئی ہے۔ جو کردار انسانی میں ابتدائے آفرینش سے موجود ہے۔ اور "لا اکراہ" والی آیت میں جس کا متعلقہ حصہ صرف نو الفاظ پر مشتمل ہے۔ ذہن انسانی کی ذمہ داری کا قاعدہ ایسی صحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس سے بہتر صحت ممکن نہیں۔ یہ دونوں متن جو الہام الٰہی کے ابتدائی دور سے تعلق رکھتے ہیں۔ انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے اس اصول کی بنیاد و اساس ہیں۔ جس کو معاشرۂ انسانی نے صدیوں کی جنگ و پیکار اور نفرت و خونریزی کے بعد اختیار کیا ہے۔ اور قرار دیا ہے۔ کہ یہ انسان کے اہم ترین بنیادی حقوق میں سے ہے۔ لیکن ہمارے علماء اور محققین اسلام کو جنگجوئی سے کبھی علیٰحدہ نہیں کریں گے۔"

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت اردو صفحہ ۲۳۸)

اس کے باوجود سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ مسٹر سہروردی نے دستور پر یہ اعتراضات کیوں کئے ہیں۔ حالانکہ اگر اسلامی اصولوں کو مسٹر گورڈن واکر اور تحقیقاتی عدالت کے فاضل ججوں کے فرمودہ کی روشنی میں دیکھا جائے۔ تو یہ اعتراضات دستور پر وارد نہیں ہونے چاہئیں۔

اسلامی جماعت کے ترجمانوں نے ان اعتراضات کی کنہ دریافت کرنے اور ان کو دور کرنے کی کوشش کرنے کی بجائے صرف مسٹر سہروردی کے خلاف ایجی ٹیشن کرنے کو ہی کافی سمجھا ہے۔ حالانکہ مسٹر سہروردی کے یہ اعتراضات اخبارات میں شائع ہونے کی وجہ سے تمام مہذب دنیا میں پھیل چکے ہیں۔ اور ان کی وجہ سے یقیناً غیر اسلامی دنیا کے دلوں میں اسلامی اصولوں کے متعلق سخت غلط فہمی پھیلے گی۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ غیر اسلامی دنیا میں پہلے ہی جو ان کے متعلق سخت غلط فہمیاں موجود ہیں۔ یہ اعتراضات ان کی تقویت کا باعث ہوں گے۔

اس لئے اسلام کے علمبرداروں کے لئے بجائے مسٹر سہروردی پر طعن و طنز کی بارش کرنے کے یہ لازمی تھا۔ کہ وہ ان اعتراضات کی پوری پوری جانچ پڑتال کرتے۔ اور ان کی غیر مبہم الفاظ میں قرآن کریم اور سنت نبوی کی روشنی میں تردید کرتے۔ مسٹر سہروردی نے یہ اعتراضات خواہ کسی غرض سے اور خواہ کسی انداز سے کئے ہیں۔ یہ کوئی اہم چیز نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے یہ اعتراضات اسلام کی صحیح روح کو نہ سمجھنے کی وجہ سے کئے ہوں۔ اور برطانیہ کے گورڈن واکر نے جس طرح اسلام کو سمجھا ہے۔ مسٹر سہروردی نے اس طرح کبھی اسلام کو صحیح روشنی میں سمجھنے کی کوشش نہ کی ہو۔ اور وہ بھی اس غلط فہمی میں مبتلا ہوں۔ جس غلط فہمی میں اکثر غیر مسلم اسلام کے متعلق مبتلا ہیں۔

اس کے برخلاف یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے۔ کہ مسٹر سہروردی تو صحیح اسلامی روح کو جانتے ہوں۔ مگر وہ اسلام کے اس تصور سے لرزاں ہوں۔ جو ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض علمبرداران اسلام آج بھی مسلمانوں اور تمام دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ اور جو تصور ازمنۂ وسطیٰ میں لادینی اثرات کی وجہ سے ہمارے بعض علمائے کرام نے اپنا لیا۔ اور جو اس وقت سے اسلام کے روز بروز انحطاط کا باعث بنا چلا آیا ہے۔ اور جس نے اکثر دنیا کو اسلام کا صحیح چہرہ دیکھنے سے محروم کر دیا ہے۔ جس کی بناء پر آریوں اور متعصب عیسائی پادریوں اور مستشرقین نے اسلام اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ پر اَن گنت اعتراضات کی مہم چلا رکھی ہے۔ اور بظاہر کامیاب پراپیگنڈا کیا ہے۔ کہ نعوذ باللہ اسلام میں کوئی ذاتی خوبی نہیں ہے۔ بلکہ اس کی اشاعت جبر و اکراہ تو کیا خالص تلوار کی نوک سے ہوئی ہے۔

مسٹر سہروردی کے مسودہ پر اعتراضات کی ان دونوں وجوہات میں سے خواہ کوئی بھی وجہ ہو۔ ہماری دانست میں اس کی ذمہ داری اصولی اور اہمیتی نقطۂ نظر سے مسٹر سہروردی پر اتنی نہیں پڑتی۔ جتنی ان لوگوں پر پڑتی ہے۔ جو اپنے مُنہ سے علمبرداران اسلام بنتے ہیں۔ اور اقامت دین کے داعی کے طور پر اپنے تئیں پیش کرتے ہیں۔

اس بات کو سمجھنے کے لئے فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کے وہ صفحات غور سے مطالعہ کرنے چاہئیں۔ جن میں فاضل ججوں نے مملکت اسلامی اور اس سے متعلق مسائل اور ذمہ داریوں پر لکھا ہے۔ رپورٹ کے اردو سرکاری ایڈیشن میں یہ حصہ چہارم و پنجم صفحہ ۱۹۲ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۰۷ پر ختم ہوتا ہے۔ رپورٹ کے ان دونوں حصوں کو غور سے پڑھنے کے بعد اگر علمبرداران اسلام کے جوش و خروش کو دیکھا جائے۔ تو مسٹر سہروردی کی ذاتی نیت پر خواہ کیسے ہی اور خواہ کتنے اعتراضات وارد ہو سکتے ہوں۔ ان کے اعتراضات کو اگر اہمیت نہ دی جائے۔ اور دستور ساز اسمبلی اس ذہنیت کے مظاہرہ کا صحیح اندازہ نہ کرے۔ جس کا نقشہ تحقیقاتی عدالت کے فاضل ججوں نے نہایت محنت جانفشانی اور اپنے سامنے شہادتوں کی بناء پر تیار کیا ہے۔ اور ایسی ذہنیت کو اثر انداز ہونے سے روکنے کے لئے کوئی مؤثر اقدام نہ کیا جائے۔ تو یقیناً یہ دستور آخر میں دنیا میں پاکستان اور اسلام کی (نعوذ باللہ) سخت بدنامی کا باعث ہوگا۔

مسٹر سہروردی کے اعتراضات اسلام کے عظیم الشان اصول رواداری لا اکراہ فی الدین کے صحیح معنوں کے مطابق صحیح نہیں سمجھے جا سکتے۔ لیکن علمبرداران اسلام نے تحقیقاتی عدالت میں جو تصور اسلام پیش کیا ہے۔ اور جس کی بدترین صورت مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کے لٹریچر میں پائی جاتی ہے۔ جس میں اسلام کو ایک ایسا ہی "ازم" بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اشتراکی اور فاشی لادینی "ازم" ہیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ کا "دینِ رحمت" نہیں بلکہ اپنی اشاعت اور قیام کے لئے جبر کا محتاج ہے۔ اور جو حکومتی اقتدار کے بغیر اپنی خوبیاں ظاہر نہیں کر سکتا۔ اگر وہی تصور اسلام ہم نے دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ اور پاکستان میں اسلامی حکومت اس تصور کی بناء پر قائم ہونی ہے۔ تو ایسی اسلامی حکومت نہ کبھی قائم ہوئی ہے۔ اور نہ کبھی قائم ہو سکتی ہے۔

اس لئے ہمیں یقین ہے۔ کہ آج جبکہ غیر اسلامی دنیا نے بھی اسلام کے جمہوری اور روادارانہ اصول اپنا لئے ہیں۔ اور اسلام کی صحیح روح کو سمجھنے لگی ہے۔ جیسا کہ گارڈن واکر کی تقریر سے ظاہر ہوتا ہے۔ اسلام کی صحیح روح پاکستان کے مسلمانوں کی بھی رہنمائی کرنے کے لئے آگے آئیگی۔ اور وہ لادینی تصورات جن کو اسلام کا نام دے کر بعض لوگ اقتدار پر قبضہ کرنے کی جد وجہد کر رہے ہیں۔ یقیناً ناکام ہوں گے۔

فاما الزبد فیذھب جفاءً واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض

اور جھاگ وغیرہ بیکار چلے جاتے ہیں۔ اور جو چیز لوگوں کو نفع دیتی ہے۔ وہ زمین میں قائم ہوتی ہے۔

ربوہ میں صنعتیں اور کارخانے جاری کئے جائیں

(از مکرم ناظر صاحب صنعت و تجارت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منشا مبارک ہے۔ کہ ربوہ کی آبادی کو بڑھانے کے لئے ضروری ہے کہ یہاں کے باشندوں کے لئے مقامی طور پر ذرائع آمد پیدا کئے جائیں۔ اس ضمن میں حضور نے اپنے متعدد خطبوں میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلائی ہے۔ حضور کے یہ ارشادات الفضل میں وقتاً فوقتاً چھپ چکے ہیں۔ حضور نے جو ذرائع اختیار کرنے کے لئے احباب کو توجہ دلائی ہے۔ ان میں سے ایک ذریعہ یہ بھی ہے۔ کہ مرکز سلسلہ میں صنعتیں اور کارخانے جاری کئے جائیں۔ تاکہ مرکز میں آباد ہونے والوں کے لئے اس ذریعہ سے روزگار کا سامان مہیا ہو۔ ضرورت ہے کہ جو احمدی دوست صنعتی کاروبار اور کارخانوں کے چلانے کے کاروبار سے واقفیت رکھتے ہوں۔ وہ جلد از جلد توجہ فرمائیں۔ اور ربوہ میں مختلف قسم کی صنعتیں اور کارخانے جاری کریں۔ اس سے جہاں انہیں دنیوی فوائد حاصل ہوں گے۔ وہاں ربوہ کی آبادی میں ترقی ہونے سے انہیں روحانی فوائد بھی حاصل ہوں گے۔ پس صنعتوں کے ساتھ دلچسپی رکھنے والے دوستوں کو اس طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔

صنعتی کاروبار کے لئے زمین کے حصول میں خاص سہولتیں دینا محکمہ آبادی ربوہ کے مدنظر ہے۔ اور عنقریب اس کے متعلق اعلان بھی کر رہے ہیں۔

(ناظر صنعت و تجارت ربوہ)

158

جلسۂ سالانہ کے مبارک اجتماع میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز خطاب

تقاریر کے متعلق ڈاکٹری مشورہ اور احباب جماعت کا فرض

خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ وہ خدمتِ خلق کی روح کو قیامت تک قائم رکھیں اور نمازوں اور دعاؤں پر زور دیتے رہیں

ریویو آف ریلیجنز - انگریزی ترجمۃ القرآن - سکنڈے نیویا مشن اور مسجد ہالینڈ کا ذکر

کوشش کرو کہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کا چندہ پچیس پچیس ۲۵ ۲۵ لاکھ تک پہنچ جائے

فرمودہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ — قسطِ اوّل

تقریر نویس - مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

یہ تقریر صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسے ملاحظہ نہیں فرما سکے۔ (انچارج شعبہ زود نویسی)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

آج صبح تو

میری طبیعت

بہت زیادہ خراب ہو گئی تھی - اور مجھے یہ وہم پیدا ہونے لگا تھا۔ کہ آیا میں دوستوں کے سامنے چند منٹ بھی بول سکونگا یا نہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے بعد میں افاقہ ہونا شروع ہوا۔ گو اب بھی ڈاکٹروں کا اور جو دوست مرض میں میرے ساتھ رہے ہیں۔ ان کا زور اس بات پر ہے کہ میں چند منٹ سے زیادہ تقریر نہ کروں۔ گو ڈاکٹروں کی رائے کا یہ اختلاف میری سمجھ میں نہیں آتا۔ لنڈن میں ڈاکٹر نے مجھے یہ پیغام بھیجا تھا کہ جتنی چاہو لمبی تقریر کرو۔ کچھ پروا نہیں۔ صرف اپنی تھکان کو بڑھا کرو۔ اگر تھکان محسوس ہو تو چھوڑ دو۔ ورنہ

ڈاکٹری لحاظ سے

کوئی روک نہیں ہے۔ کراچی میں بھی میں نے ایک گھنٹہ سے زیادہ کی تقریر کی۔ اور ایک دفعہ زیورک میں بھی ایک گھنٹہ سے زیادہ کی تقریر کی۔ اور اس کی ایک خصوصیت بھی تھی۔ اس وقت طبیعت پر ایک بوجھ بھی تھا کیونکہ ان لوگوں نے اصرار کیا۔ کہ آپ انگریزی میں تقریر کریں۔ اور انگریزی میں تقریر کرنے کا میں عادی نہیں۔ انہوں نے کہا ہم نے ترجمان مقرر کئے ہوئے ہیں۔ جو فوراً مختلف زبانوں میں اس کا ترجمہ کر کے اسکو ساری بلڈنگ میں پھیلا دیں گے۔ اور ہر زبان والا آدمی ہیڈ فون لگا کے وہ تقریر سن لے گا۔ اور ایک ایسی زبان میں تقریر کرنا جس کی عادت نہ ہو۔ اور بھی بوجھ ہوتا ہے۔ مگر پھر بھی کوئی ایک گھنٹہ سولہ منٹ تک وہ تقریر اور سوال و جواب جاری رہا۔ لیکن یہاں آکے میں سمجھتا ہوں کہ میری

طبیعت پر وہمی اثر ہے

جس کے متعلق ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ آپ کی بیماری زیادہ تر اعصابی رہ گئی ہے۔ چنانچہ یہی مجلس ہوا کرتی تھی۔ اور اس جگہ پر بڑے بڑے مجمع کے سامنے بغیر تھکان کے میں چھ چھ سات سات گھنٹے تقریر کر جاتا تھا۔ اب وہ بات یاد آتی ہے۔ تو طبیعت پر اثر ہوتا ہے کہ اب مجھے کہا جاتا ہے۔ کہ چند منٹ سے زیادہ تقریر نہ کرنا۔ اس وجہ سے طبیعت میں قدرتاً گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے۔ ورنہ پرسوں شام کو اور کل صبح ایسے وقت بھی آئے۔ جب طبیعت میں بالکل ایسا اطمینان پیدا تھا کہ جیسے مجھے کوئی بیماری ہے ہی نہیں۔ مگر بعد میں تھکان کی وجہ سے یا پھر اس مجمع میں آنے کی گھبراہٹ کی وجہ سے طبیعت شام سے خراب ہو گئی۔ صبح پھر کچھ دیر خراب رہنے کے بعد اچھی ہونی شروع ہوئی۔ بہر حال میں کوشش کروں گا۔ کہ دوستوں تک اپنے خیالات کو پہنچا سکوں۔

کل بھی میں نے کہا تھا کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں

لمبی تقریریں نہیں ہوا کرتی تھیں۔ لوگ عمل زیادہ کرتے تھے۔ اور باتیں سننے کے کم عادی تھے حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کی تقریر عام طور پر پندرہ بیس منٹ ہوتی تھی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آخری تقریر جو ۱۹۰۷ء میں ہوئی۔ وہ ۴۵ یا ۵۰ منٹ کے قریب ہوئی تھی۔ اور بڑا شور پڑ گیا تھا کہ آج تو بڑی لمبی تقریر تھی۔ آجکل زبان کا چسکہ پڑ گیا ہے اب آپ لوگ زبان کے چسکہ کو چھوڑ دیں اور عمل کی طرف توجہ کریں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی برکت سے آپ جلدی جلدی اس کام کو طے کر لیں۔ جو کہ آپ کے ذمہ لگایا گیا ہے۔

بڑی مشکل یہ ہے

کہ سب سے زیادہ اثر اس بیماری کا میری آنکھوں پر پڑتا ہے۔ شروع میں تو اس کا پتہ بھی نہیں لگتا۔ لیکن آہستہ آہستہ پتہ لگا اب میں پڑھ نہیں سکتا۔ یہ مطلب نہیں کہ حرف نظر نہیں آتے۔ حرف تو نظر آتے ہیں۔ بلکہ اب بھی اگر پڑھنے والی عینک لگا لوں۔ تو مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ بغیر عینک کے مجھے زیادہ آرام رہتا ہے۔ لیکن

طبیعت میں پریشانی

شروع ہو جاتی ہے۔ لائل پور میں ایک بڑے لائق ڈاکٹر ہیں۔ میں نے ان کو یہاں بلوایا اور میں نے کہا کہ دیکھئے میں نے قرآن شریف کا ایک سیپارہ ہی پڑھا تھا۔ کہ میری طبیعت گھبرا گئی۔ اس بیچارے کو تو

قرآن شریف پڑھنے کی عادت

نہیں تھی۔ کہنے لگا ایک سیپارہ یہ تو بڑی چیز ہے۔ میں نے کہا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کیلئے ہے

"اے میری جماعت خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفرِ آخرت کے لئے ایسا تیار کرے۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تیار کئے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو کہ دنیا کچھ چیز نہیں ہے لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کے لئے ہے۔ اور بدقسمت ہے وہ جس کا تمام ہم و غم دنیا کے لئے ہے۔ ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے۔ تو وہ عبث طور پر اپنے تئیں میری جماعت میں داخل کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے۔ جو پھل نہیں لائے گی"۔ (الحکم ۱۷ر نومبر ۱۹۰۲ء)

آپ میرا حال تو نہیں جانتے۔ میں نے تو تندرستی میں بعض دفعہ رمضان شریف میں پندرہ پندرہ سولہ سولہ سیپارے ایک سانس پڑھے ہیں۔ پس میری تو ایک سیپارہ پر گھبراہٹ سے جان نکلتی ہے کہ مجھے ہو کیا گیا ہے۔ کہا تو پندرہ سولہ سیپارے پڑھنے اور ساتھ ہی زبان سے بھی پڑھتے جانا اور آنکھوں سے بھی دیکھتے جانا اور کجا یہ کہ ایک سیپارے کے ساتھ ہی گھبراہٹ شروع ہو جاتی ہے۔ وہ بے چارہ اس پر کہنے لگا کہ یہ تو بہت بڑا کام ہے۔ غرض لکھے ہوئے نوٹ پڑھنے مجھے مشکل نظر آتے ہیں۔ یوں تو میں انشاء اللہ تعالےٰ پڑھ لونگا۔ لیکن یہ ڈر آتا ہے کہ نظر پر بوجھ پڑنے کی وجہ سے گھبراہٹ نہ شروع ہو جائے

پہلا مضمون تو میں جماعت کے سامنے یہ لیتا ہوں کہ

خدمت خلق

مومن کا ایک خاصہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ اسلام کا خلاصہ ہے تعلق باللہ اور شفقت علی خلق اللہ یعنی انسان خدا سے محبت کرے اور اس کے بندوں کے ساتھ مہربانی کا سلوک کرے۔ پچھلے سیلابوں کے وقت میں پاکستان کے خدام نے نہایت اعلےٰ درجہ کا نمونہ دکھایا ہے۔ اسی طرح قادیان کے خدام نے بھی اچھا نمونہ دکھایا ہے۔ اور اس کا لوگوں کی طبیعتوں پر بڑا اثر ہوا ہے۔ یاد رکھو کہ اس وقت تک یورپ کے لوگ مسلمانوں کو یہی طعنہ دیتے چلے آئے ہیں کہ یہ مونہہ سے تو بڑی اچھی تعلیمیں بیان کرتے ہیں۔ لیکن عملاً ان لوگوں کا یہ حال ہے کہ یہ کبھی بھی بنی نوع انسان کے لئے کوئی قربانی نہیں کرتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی

تعلیم محض زبانی ہے عملی نہیں

وہ تو حکومت کے متعلق کہتے ہیں کہ کہنے کو تو حکومت کے متعلق بہت اچھے قانون ہیں مگر کونسی اسلامی حکومت ہے جس نے اسلام پر عمل کیا ہے۔ مگر وہ تو ہمارے بس کی بات نہیں نہ ہمارے پاس حکومت ہے نہ ہم وہ نمونہ دکھا سکتے ہیں۔ اگر کسی ملک میں اللہ تعالےٰ نے حکومت دی۔ اور وہاں کے احمدیوں کے اندر اخلاص قائم رہا اور انہوں نے نمونہ دکھایا تو پھر ان کا مونہہ بند ہوگا مگر کم سے کم جو ہمارے اندر خدمت خلق کی طاقت ہے۔ اس کا تو ہم نمونہ دکھائیں۔ پس ہمیں ہر موقعہ پر خدمت خلق کو پیش کرنا چاہیئے مگر

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے

کہ یہ انتظار کرنا کہ کوئی طوفان آئیں۔ تو پھر خدمت خلق کریں یہ بری بات ہے یہ دعا کرنی چاہیئے کہ خدا طوفان نہ لائے خدمت کے ہر وقت موقع ہوتے ہیں۔ مثلاً بیوائیں دنیا میں ہوتی رہتی ہیں۔ یتامیٰ ہوتے ہیں۔ غریب بنتے ہیں۔ ان کے لئے بیماریوں میں نسخے لا دینا۔ دوائیاں لا دینی۔ گھر کا سامان خرید کے لا دینا یہ چیز ہر وقت ہو سکتی ہے۔ پس خدام الاحمدیہ کو طوفان کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ دوسرے دنوں کے لئے بھی کام نکالنے چاہئیں جن میں خدمت خلق ہو سکے۔ اور لوگوں کی تکلیفوں کو وہ دور کر سکیں۔ پس اسکو ہمیشہ یاد رکھو جیسا کہ میں نے بتایا ہے آج تک یورپ اور امریکہ اس خدمت خلق کی روح کو اسلام کے خلاف اپنی عظمت میں پیش کرتے ہیں۔ کہتے ہیں عیسائی بڑی خدمت کرتے ہیں مسلمان نہیں کرتے اور شرم کی بات ہے کہ ہم ان کا جواب نہیں دے سکتے۔ اگر ہماری جماعت کے خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ

خدمت خلق کا اعلےٰ درجہ کا نمونہ

پیش کریں تو ہم یورپ اور امریکہ کے مونہہ بند کر سکتے ہیں۔ اور کہہ سکتے ہیں کہ جو تم خدمت کرتے ہو اس سے بڑھ کر خدمت کرنے والے ہم ہیں۔ یہ مت خیال کرو کہ لوگ قدر نہیں کرتے قدر کرنے والے لوگ بھی موجود ہوتے ہیں۔ مثلاً ڈاکٹر خانصاحب جو ہمارے وزیر اعلےٰ ہیں۔ وہ سیالکوٹ گئے۔ تو خدام نے ان کی طرف ایک رقعہ لکھا کہ ہم اس طرح کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے جیسا کہ افسروں کا قاعدہ ہوتا ہے۔ وہ رقعہ ڈپٹی کمشنر کو دے دیا۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ ہاں واقعہ میں یہ بہت خدمت کر رہے ہیں اس پر ڈاکٹر خان صاحب نے کہا افسوس ہے۔ یہ لوگ خدمت خلق کرتے ہیں۔ لیکن لوگ ان کو آگے نہیں آنے دیتے تو دیکھو وزیر اعلےٰ کو تسلیم کرنا پڑا کہ تم خدمت خلق کر رہے ہو۔

ہمارے پاکستان میں

تو مولویوں کے ڈر سے افسر بڑے ڈرتے ہیں۔ اور وہ ہماری تعریف نہیں کر سکتے ڈرتے ہیں کہ مولوی پیچھے پڑ جائیں گے۔ لیکن ہندوستان میں یہ بات نہیں وہاں ہندو سمجھتا ہے کہ میری حکومت ہے مجھے مولویوں کا کیا ڈر ہے۔ یہاں ہم نے سیلاب کے موقعہ پر پچاس ساٹھ ہزار سے زیادہ روپیہ خرچ کیا اور سینکڑوں آدمی دو مہینے کام پر لگے رہے۔ مگر صرف ڈاکٹر خانصاحب کو توفیق ملی کہ انہوں نے پبلک میں (پبلک سے مراد تقریر نہیں بلکہ یہ کہ وہاں لوگ موجود تھے) یہ کہا کہ یہ جماعت خدمت خلق کرنا چاہتی ہے پر معلوم نہیں لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ وہ ان کو آگے نہیں آنے دیتے۔ لیکن وہاں

قادیان میں

ہمارے کل تین سو آدمی ہیں۔ یہاں ایک ایک ضلع میں ہمارا آٹھ آٹھ سو آدمی گیا ہے۔ مگر وہاں ہے ہی ساری آبادی تین سو۔ تین سو میں سے پچاس ساٹھ آدمی طوفان کے موقع پر باہر گئے تھے۔ لیکن دو وزراء نے تحریراً شکریہ کے خطوط بھجوائے کہ آپ لوگوں نے بڑی خدمت کی ہے۔ اسی طرح انسپکٹر جنرل پولیس نے شکریہ ادا کیا۔ اور بعض اخبارات نے اس پر نوٹ لکھے۔ اخبارات نے تو یہاں بھی شرافت سے کام لیا۔ اور وہ جماعت کی خدمت کو پیش کرتے رہے گو ڈرتے بھی رہے۔ وہ ساتھ ساتھ دوسری جماعتوں کا نام بھی لکھ دیتے تھے جن کے بعض دفعہ کچھ بھی آدمی نہیں ہوتے تھے۔ پس خدمت کی اس روح کو قیامت تک جاری رکھو۔

یاد رکھو کہ

زندگی کا مقصد

بھی یہی ہے کہ اللہ سے محبت کی جائے۔ اور بنی نوع انسان کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے اگر اس روح کو قائم رکھوگے تو تمہاری کامیابی اور تمہاری ترقی میں کوئی شبہ نہیں۔ لوگ تو عمل کو دیکھتے ہیں۔ بے شک نماز بھی بڑی قیمتی چیز ہے روزہ بھی بڑی قیمتی چیز ہے۔ لیکن تمہاری نماز تمہارے گھر میں دیکھنے کے لئے کون آتا ہے۔ مسجد میں بھی نماز پڑھوگے تو تمہارے ساتھی اور ہمسائے ہی دیکھیں گے دوسری قوموں کے لوگ تو تمہیں دیکھنے کے لئے مسجد میں نہیں آنے کے۔ ان کو تو تبھی پتہ لگے گا۔ جب تم بیواؤں اور مسکینوں کی خدمت کروگے بیماروں کی تیمارداری کروگے اور طوفانوں اور مصیبتوں کے وقت میں باہر نکل کر کام کروگے۔ پھر ان کو پتہ لگے گا کہ یہ لوگ کام کر رہے ہیں جیسا کہ میں نے بتایا ہے نماز اور دعائیں بھی بڑی اہم چیز ہیں اور

مومن کی تو جان ہیں

ان پر بھی زور دیتے رہو اور کبھی ان سے غفلت نہ کرو۔ یاد رکھو کہ علاوہ اس کے کہ نماز اور دعا سے خدا سے تعلق بڑھتا ہے یہ مومن کی حفاظت کا بھی موجب ہوتا ہے۔ جب کبھی کوئی نئی جماعت شروع ہوتی ہے۔ تو لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس وقت اس بات کی بڑی ضرورت ہوتی ہے کہ خدا ہر وقت اس کے ساتھ رہے اور ہر وقت اس کی مدد کرے۔

اس کے بعد میں جماعت کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ

ایک بڑی بھاری ذمہ واری

ہماری جماعت پر ہے جس سے ہم بڑی غفلت کر رہے ہیں۔ اور وہ ذمہ داری حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم پر یہ لگائی تھی کہ ریویو آف ریلیجنز کی دس ہزار اشاعت کی جائے۔ لیکن اب تک وہ ایک ہزار چھپتا ہے اور ایک ہزار پرچہ کی بھی آدھی قیمت تحریک دیتی ہے اور آدھی صدر انجمن احمدیہ دیتی ہے۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ اب ہماری لاکھوں کی جماعت ہے اور لاکھوں کی جماعت میں دس ہزار

ریویو آف ریلیجنز

چھپنا کونسی بڑی بات ہے دس روپیہ اس کی قیمت ہے۔ اگر آہستہ آہستہ باقاعدہ کوشش رہے تو خریدار بڑھ سکتی ہے۔ مگر ہوتا یہ ہے کہ ایک دفعہ میں نے تحریک کی اور پھر خاموشی ہو گئی۔ اگر یہ تحریک جاری رہے تو

الٰہی تقدیر

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ کا زمین کے کناروں تک شہرت پانا ایک الٰہی تقدیر ہے۔ مگر جو لوگ اس الٰہی تقدیر کو پورا کرنے کے لئے آگے بڑھیں گے۔ وہ بھی خدا تعالےٰ کے حضور برکتوں اور انعاموں کے وارث ہونگے۔

اخبار الفضل کے مصلح موعود نمبر کی زیادہ سے زیادہ اشاعت بھی اس الٰہی تقدیر کو پورا کرنے میں ممد ہوگی۔

آپ

اس طرف توجہ دے کر برکتوں کو حاصل کریں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ایک دو سال میں دس ہزار خریدار ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ بہرحال میں پھر اپنی ذمہ داری کو ادا کرتا ہوں۔ اور یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ انشاءاللہ پچاس سے سو پرچہ تک مفت جاری کرنے کے لئے میں بھی رقم دینے کی کوشش کروں گا۔ یورپ اور امریکہ میں تبلیغ کا ذریعہ اب ہمارے پاس صرف انگریزی لٹریچر ہی ہے۔ باہر سے جو خبریں آرہی ہیں۔ باوجود اس کے کہ ۱ لمبی مدت تک ہم اس کو پورا منظم نہیں کرسکے۔ وہ بڑی خوشکن ہیں۔ یورپ میں تو ایک ایک ماہوار علمی رسالہ پر چھ چھ سات سات ایڈیٹر ہوتے ہیں۔ ہم صرف ایک ایڈیٹر مقرر کرتے ہیں۔ اور اس کو کہتے ہیں۔ کہ پروف بھی تو ہی پڑھ۔ اور مضمون بھی مہیا کر اور لکھ بھی۔ غرض سارا کام تو کر۔ پھر وہ بیچارا جو کچھ لکھے گا۔ وہ آخر اس کی حیثیت کے مطابق ہوگا۔

پرانے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ریویو میں مضمون دیتے تھے۔ اور ان مضامین کے ترجمے ہو جاتے تھے۔ اب وہ بات تو نہیں ہے۔ مگر

باہر سے جو رپورٹیں آئی ہیں

ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس حالت میں بھی یہ بڑا اچھا کام کر رہا ہے۔ مثلاً انڈونیشیا کے ایک مبلغ نے لکھا ہے۔ کہ وہ وہاں کی مذہبی اور پولیٹیکل پارٹیوں کے ایک بہت بڑے لیڈر سے ملنے کے لئے گیا۔ (میں اس کا نام نہیں لیتا کہ اس طرح شور پڑ جائے گا۔ اور شاید بعض غیر احمدی اسی کو تاریں دینے لگ جائیں۔ کہ تم یہ کیا غضب کرتے ہو۔ کہ ریویو پڑھتے ہو) تو اس کے سیکرٹری نے بتایا، کہ وہ باقاعدہ ریویو کی جلدیں بندھوا کے اپنی لائبریری میں رکھتا ہے۔ لیکن انہوں نے کہا۔ کہ جولائی سے اس کو پرچہ نہیں ملا۔ اس کا اس کو بڑا افسوس ہے۔ وہ تو میں نے ہدایت دے دی ہے کہ پرچے باقاعدہ جایا کریں۔ لیکن تم اتنا تو کرو۔ کہ ایک ہزار پرچہ انجمن اور تحریک چھپواتی ہے۔ اور ایک ہزار پر دس ہزار روپیہ خرچ آتا ہے۔ تم دو ہزار سے ہی ابتدا کر دو۔ اور پھر اگلے سال اس کو چار یا پانچ ہزار بنانے کی کوشش کرو۔ اس طرح سارا سال لگے رہو۔ تو انشاء اللہ آہستہ آہستہ دس ہزار تک پہنچ جائے گا۔

اسی طرح ایک اور پاکستانی علاقہ سے اطلاع آئی ہے۔ کہ یہاں کے جو بڑے بڑے علماء اور امراء ہیں۔ ان کی لائبریریوں میں ہم گئے۔ تو انہوں نے ریویو رکھے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ ہم اسے باقاعدہ پڑھتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ انہوں نے بھی یہ شکایت کی۔ کہ کچھ مہینے سے یہ رسالہ نہیں مل رہا۔ اب میں نے پھر تاکید کر دی ہے۔ کہ کسی معقول طریق پر کام کرو۔ یہ نہیں کہ ایک غیر احمدی کو رسالہ بھیجتے رہے۔ اور ایک دن آ کر اس کو کہہ دیا۔ کہ قیمت بھیج۔ نہ بھیجے تو بند کر دیا۔ بلکہ اپنے دوستوں میں اس کی خریداری بڑھانے کی کوشش کرو۔ کوئی نہ کوئی خدا تعالیٰ کا بندہ ایسا نکل آئے گا۔ جو قیمت دے دیگا۔ یورپ میں بھی کئی لوگوں نے مجھے بتایا۔ کہ ہم باقاعدہ ریویو کو پڑھنے والے ہیں۔

ایک اور بات کی طرف بھی میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ

قرآن شریف کے انگریزی ترجمہ

اور تفسیر کی بڑی جلد ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم کرے۔ انگریزی کی مثل ہے۔ کہ مصیبت اکیلی نہیں آتی۔ گو ہمارے ہاں بڑی اچھی مثل بھی ہے۔ ہمارے ہاں یہ مثل ہے کہ "جب خدا دیتا ہے۔ تو چھپر پھاڑ کر دیتا ہے۔" خدا کرے ہماری مثل ہی ہم پر صادق آئے۔ وہ انگریزی مثل ہم پر صادق نہ آئے۔ اُدھر درد صاحب فوت ہوئے۔ صوفی مطیع الرحمن صاحب فوت ہوئے جو ریویو کے ایڈیٹر تھے۔ اور اِدھر اطلاع ملی ہے کہ ملک غلام فرید صاحب جو قرآن شریف کے نوٹوں کا ترجمہ کر رہے ہیں۔ ان کی صحت سخت خراب ہے۔ اور ڈاکٹروں نے کہا ہے۔ کہ آپ کے دل پر بڑا سخت حملہ ہوا ہے۔ غرض قرآن شریف کی انگریزی تفسیر کی بڑی ضرورت ہے۔ یورپ میں میں جہاں بھی گیا۔ سب جگہ پر لوگوں نے اس کے متعلق سوال کیا۔ اور کہا۔ کہ جلدی بھیجو۔ غیر ملکوں سے بھی مطالبہ آیا ہے۔ کہ اس کو مکمل کرو۔ اس نام کے لینے میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ جس شخص کا میں نام لوں گا۔ وہ مولویوں سے ڈرنے والا نہیں۔ وہ نیشنلسٹ ہے۔ میری مراد پریذیڈنٹ سکارنو سے ہے۔ جو

انڈونیشیا کے پریذیڈنٹ

ہیں۔ ہماری جماعت کے مبلغ کو انہوں نے بلا کر کہا۔ کہ اپنے امام کو لکھو۔ کہ انگریزی ترجمہ قرآن کے ساتھ انڈیکس ہونا ضروری ہے۔ ورنہ اس میں سے مضمون نکالنے کی کون محنت کرتا ہے۔ پہلے انڈیکس ہوتا تھا۔ مگر اب نہیں۔ مجھے پہلے تو یہ پڑھ کر بڑی گھبراہٹ ہوئی۔ کہ کہاں انڈیکس تھا۔ مگر پھر پتہ لگا۔ کہ وہ انڈیکس مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے تھا۔ وہ کہیں انہوں نے دیکھا تھا۔ انہوں نے سمجھا۔ کہ شاید ہمارے ہی قرآن شریف میں پہلے انڈیکس ہوتا تھا۔ اس لئے انہوں نے کہا۔ کہ اب بھی انڈیکس لگوائیں۔ انڈیکس کی کوشش تو ہم کر رہے ہیں۔ مگر بہرحال قرآن شریف کی اب تیسری جلد کی بڑی ضرورت ہے۔ چوتھی جلد سے یہ انشاء اللہ مکمل ہو جائیگا اس بیماری کے باوجود میرے دل میں اسی کے متعلق گھبراہٹ ہوتی ہے۔ اور میں تو سمجھتا ہوں۔ کہ یہ اسی گھبراہٹ کا نتیجہ ہے۔ کہ دسمبر میں اِدھر جلسہ قریب آ رہا تھا اور اُدھر میں نے

155

تفسیر لکھوانی شروع کر دی

اور بعض دفعہ گھنٹہ گھنٹہ دو دو گھنٹے تفسیر لکھواتا چلا گیا۔ ممکن ہے اس کا بھی میرے دماغ پر اثر پڑا ہو۔ بس اس گھبراہٹ میں کہ خبر نہیں زندگی کتنی ہے۔ کسی طرح تفسیر مکمل ہو جائے میں نے کام شروع کر دیا۔ پس ملک صاحب کے لئے بھی دعا کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفا دے۔ میرے لئے بھی دعا کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے نوٹ مکمل کرنے کی توفیق دے۔ اور ان کو اس کا ترجمہ مکمل کرنے کی توفیق دے۔ تاکہ یہ بڑی بھاری ذمہ داری ہم سے ادا ہو جائے۔

پھر میں جماعت کو اس طرف

توجہ دلاتا ہوں

کہ بہت بڑے کام ہمارے ذمہ ہیں۔ اس وقت یورپ میں ہماری طرف سے پانچ مشن ہیں۔ انگلینڈ میں مشن ہے۔ سپین میں مشن ہے جس کو ہم کوئی خرچ نہیں دیتے۔ جرمنی میں مشن ہے۔ سوئٹزرلینڈ میں مشن ہے۔ ہالینڈ میں مشن ہے۔ اب ہم

سکنڈے نیویا میں

مشن کھول رہے ہیں۔ جس کے لئے مختلف جماعتوں سے چندے مانگے گئے ہیں۔ دوستوں کی طرف سے وعدے تو آگئے ہیں۔ لیکن نقد رقم بہت کم وصول ہوئی ہے۔ حالانکہ میں نے کہا تھا۔ کہ وہ وعدہ نہ کرو۔ جو فوراً پورا نہ کر سکو۔ چنانچہ وعدے تو چھبیس ستائیس ہزار کے ہیں۔ لیکن نقد رقم اس وقت تک صرف سات ہزار وصول ہوئی ہے۔ اور یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ میں نے کہا تھا۔ کہ جو وعدہ کرے۔ وہ اتنا ہی کرے۔ جو فوراً دے سکے۔ اور ابھی تو اور بہت سے ملک ہیں۔ جن میں ہم نے اپنے مشن قائم کرنے ہیں۔ مثلاً بلجیئم ہے فن لینڈ ہے۔ سویڈن ہے۔ اس میں ہم ایک مشن تو سکنڈے نیویا کے نام سے قائم کر رہے ہیں۔ لیکن بہرحال یہ اتنا بڑا ملک ہے۔ کہ اس میں تین مشن ہونے چاہئیں۔ اسی طرح ڈنمارک ہے۔ پھر اٹلی ہے۔ جو بڑا اہم ملک ہے۔ کیونکہ عیسائیت نے وہیں ترقی کی ہے۔ اور وہ

عیسائیت کا گہوارہ

ہے۔ غرض یہ ممالک ابھی پڑے ہوئے ہیں۔ جن میں ہم نے مشن کھولنے ہیں۔ اور ایک ایک مشن کم سے کم دو چار ہزار روپیہ ماہوار کا خرچ چاہتا ہے۔ پھر مساجد ہیں۔ ہالینڈ کی مسجد تو عورتوں کی ہمت سے بن گئی۔ مگر ابھی ان کی ہمت نامکمل ہے۔ کیونکہ ابھی بہت سی رقم اس کی دینی ہے۔ اس لئے میں عورتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنا باقی چندہ دیں۔ کوئی تیس چونتیس ہزار روپیہ وہ اور دے دیں۔ تو انشاءاللہ

ہالینڈ کی مسجد

مکمل ہو جائیگی۔ مگر ابھی تو اور بھی کئی مسجدیں بننی ہیں۔ مثلاً ہیمبرگ میں گورنمنٹ نے مسجد کے لئے ہمارے پاس زمین بیچی ہے۔ وہاں بھی انشاءاللہ جلد مسجد بنانے کا ارادہ ہے۔ جس پر ستر ہزار روپیہ کے خرچ کا اندازہ ہے۔ زیورک میں بھی میں آتی دفعہ کہہ آیا تھا۔ کہ وہاں زمین خرید لو۔ وہاں بھی مسجد بنائیں گے۔ پھر فرانس بھی ہے۔ اسی طرح واشنگٹن میں دیر سے زمین خریدی ہوئی ہے۔ وہاں بھی مسجد بنانی ہے۔ وہاں تو کوئی دو لاکھ کے قریب رقم لگے گی۔ بہرحال یہ اتنا بڑا کام ہے۔ کہ اس کے لئے جماعت کو اپنی آمدنیں بڑھانے کی بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اپنے چندے بڑھانے کی بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ میرا اندازہ یہ ہے۔ کہ اب ہماری صدر انجمن احمدیہ کا چندہ اور تحریک جدید کا چندہ

پچیس پچیس لاکھ تک

پہنچ جانا چاہیئے۔ اگر پچیس پچیس لاکھ تک یہ چندے پہنچ جائیں۔ تو امید ہے۔ کہ اِدھر ہم مرکزی اداروں کو مضبوط کر سکیں گے۔ اور ریویو کی اشاعت بھی بڑھا سکیں گے۔ اور دوسرے یورپین ممالک میں جہاں جہاں ضرورت ہے۔ وہاں تحریک جدید نئے مشن بھی قائم کر سکے گی۔

(باقی)

درخواست ہائے دعاء

(۱) مکرم چودھری محمد عبداللہ خاں صاحب پٹواری ساکن کھاریاں ضلع گجرات ایک عرصہ سے ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ عنقریب فیصلہ ہونے والا ہے۔ لہذا بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ ان کی باعزت بریت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔
سلطان محمود انور جامعۃ المبشرین ربوہ

(۲) میرا لڑکا محمد اسماعیل سبی میں بیمار پڑا ہے۔ بہت کمزور ہو گیا ہے۔ جماعت کے بزرگوں سے درخواست ہے۔ کہ اس کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ (مہردین ٹیلر گول بازار ربوہ)

(۳) عزیزم مسعود احمد صاحب ایس ایل بی اے کے امتحان میں اور منیر احمد صاحب امتحان میٹریکولیشن میں شریک ہو رہے ہیں۔ تمام احباب کرام ہر دو کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ لطیف احمد ظفر بھٹی آف رانا سا ہو (ملتان) حال ربوہ۔

(۴) میری چھوٹی بہن امۃ الحمید کا میٹرک کا امتحان یکم مارچ کو شروع ہو رہا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں نیز اس کی صحت کے لئے بھی۔ (امۃ الرشید محمد تقی)

فاستبقوا الخیرات

نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو (قرآن مجید)

بگو شیدائے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا (مسیح موعودؑ)

بڑی بڑی جماعتوں کی طرف سے سال رواں کے پہلے نو مہینوں یعنی ۳۱ جنوری ۱۹۵۶ء تک صدر انجمن احمدیہ کے چندہ جات کی وصولی کی رفتار کا نقشہ درج ذیل ہے۔ جن جماعتوں پر (ص) کا نشان لگایا گیا ہے ان کی سال رواں کی وصولی تو تسلی بخش ہے یا بہت اچھی ہے لیکن سابقہ بقایا جات کی وجہ سے ان کا نام نیچے چلا گیا ہے۔ یہ خیال رہے کہ وصولی کی رفتار کل سال کی قابل وصول رقم کے مقابلہ میں نہیں بلکہ صرف پہلے نو ماہ میں جو وصولی ہونی چاہیئے تھی اس کے مطابق دکھائی گئی ہے۔ مثلاً ایک جماعت جس کا کل بجٹ ۵۰۰۰ روپیہ ہو اس کی طرف سے پہلے نو ماہ میں ۳۷۵۰ روپے وصول ہونے چاہیئے تھے اگر اس کی طرف سے ۳۰۰۰ روپے وصول ہوئے ہوں تو اس کی وصولی اس نقشہ میں ۸۰ فیصدی دکھائی گئی ہے۔ کل سال کے بجٹ کے مقابلہ میں اس کی وصولی ۶۰ فیصدی بنے گی۔

صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال میں اب تین ماہ سے کم عرصہ رہ گیا ہے اس عرصہ میں جماعتوں نے ان تین مہینوں کا چندہ بھی پورا وصول کرنا ہے اور پہلے نو ماہ میں جو کمی رہ گئی ہے اور جس کا اندازہ مندرجہ ذیل نقشہ سے بخوبی لگ سکتا ہے اس کمی کو بھی پورا کرنا ہے۔ پس میں تمام احباب سے عموماً اور عہدہ داروں سے خصوصاً درخواست کرتا ہوں کہ اپنی طرف سے جہاں تک ممکن ہو اس کار خیر کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ جن چھوٹی جماعتوں کے نام بوجہ عدم گنجائش شائع نہیں کئے جا سکے ان کو بھی اپنی ذمہ واری ادا کرنے کی طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے۔

احباب کو یہ امر ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض اشاعت اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ ہے۔ پس اس غرض کے لئے مال کی، جان کی، وقت کی، عزت کی۔ جتنی بھی قربانی کی جائے کم ہے حقیقت تو یہ ہے کہ اس دوڑ میں آگے بڑھنے سے ہی مال جان۔ وقت اور عزت کی وقعت پیدا ہوتی ہے اور صحیح طور پر ان کی حفاظت ہو سکتی ہے۔ پس ہمت دعا اور عاجزی کے ساتھ کام کیجئے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے کام میں برکت ڈالے گا۔ انشاء اللہ

ناظر بیت المال ربوہ

ا۔ وہ جماعتیں جن کا سالانہ بجٹ پانچ ہزار روپیہ سے اوپر ہے

نام جماعت	وصولی فی صدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فی صدی: چندہ جلسہ سالانہ
ملتان چھاؤنی	۱۰۰	۴۰
مزنگ (لاہور)	۱۰۰	۸
ملتان شہر	۹۵	۶۶
کراچی	۸۳	۶۳
سرگودھا	۸۵	۴۶
منٹگمری	۸۲	۲۷
گوجرانوالہ	۷۵	۳۱
سنت نگر (لاہور)	۸۸	۱۳
لاہور چھاؤنی	۹۷	۱۰
شیخوپورہ	۴۶	۴۵
جہلم	۶۸	۲۰
جھنگ مگھیانہ (ص)	۵۳	۳۰
کنری (سندھ)	۵۸	۱۶
اسلامیہ پارک (لاہور)	۴۳	۵
لائل پور (ص)	۴۴	۲۱
پشاور	۵۴	۶
راولپنڈی	۵۱	۶
ایبٹ آباد	۴۶	۹
لاہور (اوسط تمام حلقہ جات) (ص)	۴۱	۹
سیالکوٹ شہر	۳۸	۱۲
سول لائن (لاہور)	۳۴	۱۱
باندھی گوٹھ محمد علی خاں	۲۲	۱۹
کوئٹہ	۲۹	۹
مغلپورہ (لاہور)	۲۲	۶
نیلا گنبد (لاہور)	۲۱	۶
بھاٹی گیٹ (لاہور)	۱۴	۹

ب۔ وہ جماعتیں جن کا سالانہ بجٹ دو ہزار سے پانچ ہزار روپیہ تک ہے

نمبر	نام جماعت	وصولی فیصدی: چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فیصدی: چندہ جلسہ سالانہ
۱	جڑانوالہ	۱۰۰	۱۰۰
۲	کیمبل پور	۹۱	۷۹
۳	سیالکوٹ چھاؤنی	۱۰۰	۶۷
۴	گجرات	۱۰۰	۱۸
۵	نوشہرہ چھاؤنی	۱۰۰	۲۸
۶	مظفر گڑھ	۹۴	۴۲
۷	میرپور خاص	۱۰۰	۳۴
۸	وزیر آباد (ص)	۶۵	۶۵
۹	لیہ	۷۰	۵۲
۱۰	اوکاڑہ	۹۵	۲۳
۱۱	کرتو پنڈ چوہدری (ص)	۷۳	۱۴
۱۲	محمد آباد اسٹیٹ	۷۴	۳۷
۱۳	بدوملہی (ص)	۷۵	۳۶
۱۴	قصور	۷۱	۳۴
۱۵	احمد آباد اسٹیٹ	۳۴	۶۷
۱۶	چک ۱۱۷ چھور	۴۵	۵۳
۱۷	ماڈل ٹاؤن (لاہور)	۴۸	۱۱
۱۸	نواب شاہ	۵۶	۳۷
۱۹	چنیوٹ	۷۱	۱۴
۲۰	کینال پارک (لاہور)	۶۸	۹
۲۱	مصری شاہ (لاہور)	۵۸	۱۹
۲۲	سلطان پورہ (لاہور)	۴۶	۱۱
۲۳	محمد نگر (لاہور) (ص)	۴۹	۲۴
۲۴	گوجرہ	۳۹	۲۴
۲۵	دھرم پورہ (لاہور)	۵۳	۲۰
۲۶	مردان (ص)	۴۳	۲۷
۲۷	ڈیرہ غازیخاں	۶۰	۴
۲۸	ناصر آباد اسٹیٹ	۲۶	۳۶
۲۹	محمود آباد اسٹیٹ (ص)	۳۷	۲۴
۳۰	دہڑی (سندھ)	۴۷	۱۰
۳۱	دوالمیال	۲۵	۲۹
۳۲	روہ کینٹ	۴۰	۱۰
۳۳	حیدر آباد (سندھ)	۳۴	۱۴
۳۴	پنڈوری محمودہ	۲۲	۲۲
۳۵	کوہاٹ	۳۹	۵
۳۶	داؤد خیل	۳۷	۴
۳۷	رسالپور	۲۹	۶
۳۸	جھگو گوجھیڑ والہ	۱۵	۱۹
۳۹	دہلی و موچی گیٹ (لاہور) (ص)	۲۴	۶
۴۰	چک ۱۷ ج ب دھیرکے	۱۰	۱۵
۴۱	راج گڑھ چوبرجی (لاہور)	۲۱	۳
۴۲	نصرت آباد اسٹیٹ	۱۶	۴

ج۔ وہ جماعتیں جن کا سالانہ بجٹ ایک ہزار سے دو ہزار روپیہ تک ہے

نمبر	نام جماعت	چندہ عام و حصہ آمد	چندہ جلسہ سالانہ
۱	ظفر آباد دبیہ لائینی	۱۰۰	۱۰۰
۲	سکھر	۱۰۰	۴۲
۳	خوشاب	۹۳	۱۰۰
۴	چک سکندر	۱۰۰	۸۲
۵	منڈی بہاؤالدین	۱۰۰	۸۳
۶	احمد نگر	۱۰۰	۷۵
۷	دانہ زید کا	۵۲	۱۰۰
۸	مانسہرہ	۱۰۰	۴۵
۹	رلیو کے	۱۰۰	۴۵
۱۰	ساہنگوٹ	۹۲	۶۵
۱۱	چکوال	۹۷	۵۵
۱۲	گھٹیالیاں	۱۰۰	۱۷
۱۳	ڈگری گھمن	۹۰	۵۰
۱۴	خانیوال	۷۵	۶۰
۱۵	عزیز پور ڈگری	۷۱	۶۱
۱۶	سانگلہ ہل	۸۱	۴۶
۱۷	گکھڑ منڈی (ص)	۵۷	۷۰
۱۸	چک ۳۲-۳۳ ج (ص)	۷۸	۴۸
۱۹	گوٹھ امام بخش	۶۴	۵۵
۲۰	چک ۳۱ گوکھووال	۶۸	۵۱
۲۱	چک ۹۹ ش	۴۳	۷۵
۲۲	گھوگھیاٹ	۷۰	۴۶
۲۳	دھیرو کے کلاں	۵۵	۶۰
۲۴	چک ۱۲۰ PN فرزندکل	۳۷	۸۷
۲۵	گوجر خاں	۶۷	۴۰
۲۶	چک ۹۸ ش (ص)	۴۳	۶۲
۲۷	بشیر آباد اسٹیٹ	۵۸	۴۳
۲۸	چک ۱۸ بہوڑو	۵۱	۵۰
۲۹	چک ۱۶۶ مراد	۵۵	۴۳
۳۰	چک ۶/۱۱-L	۴۳	۵۳
۳۱	کھاریاں	۴۴	۴۶
۳۲	آنبہ	۳۷	۵۲
۳۳	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۳۶	۴۷
۳۴	ڈسکہ (ص)	۷۰	۱۰
۳۵	چک ۲۱ درہ (سندھ)	۳۴	۴۶
۳۶	کوٹ مومن (ص)	۵۱	۲۳
۳۷	کھیوہ باجوہ	۴۵	۲۸
۳۸	کوہ مری	۷۲	×
۳۹	مانگٹ اونچے (ص)	۴۰	۳۱
۴۰	شیخ پور (ص)	۴۲	۲۵
۴۱	بہاولپور	۴۰	۲۵
۴۲	نورنگر (ص)	۴۲	۲۲
۴۳	کوچہ چابک سواراں (لاہور) (ص)	۳۹	۱۸
۴۴	لاڑکانہ	۲۶	۲۵
۴۵	گڑھی شاہو (لاہور)	۴۰	۹
۴۶	بھیرہ	۳۰	۱۴
۴۷	چک ۶۹ گھسیٹ پورہ	۳۲	۱۹
۴۸	چک ۱۲۷ بہلولپور (ص)	۲۰	۱۹
۴۹	کھارف والا	۲۵	۱۳
۵۰	دادو (سندھ)	۲۵	۱۰
۵۱	مل پور مظفر گڑھ	۲۳	۱۰
۵۲	اور رحمہ	۲۳	۹
۵۳	حافظ آباد	۳۲	۱۰
۵۴	محمود آباد جہلم	۳۲	۷
۵۵	حسن بادہ	۱۹	۷
۵۶	حویلیاں	۲۴	×
۵۷	چک ۱۶۸ مراد	۱۲	۱۲
۵۸	چک ۲۷۶ گوکھووال	۱۰	۸
۵۹	کھیوڑہ	۱۱	۶
۶۰	ننکانہ صاحب	۱۲	۴
۶۱	گھنوکے ججہ	۱۲	۲
۶۲	شاہدرہ (لاہور)	۹	۴
۶۳	رحیم یارخاں	۸	۳
۶۴	چک ۹ پنیار	۶	۴

وفاقِ ملایا

156

لندن میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ وفاق ملایا کو ۳۱ اگست ۱۹۵۷ء کو آزاد کر دیا جائے گا۔ مگر ملایا دولت مشترکہ کا رکن رہے گا۔ یہ فیصلہ ایک طویل گفت و شنید کے بعد کیا گیا ہے۔ جو ملایا کے وزیر اعظم شہزادہ تنکو عبد الرحمٰن اور برطانوی وزیر نوآبادیات لارڈ بائیڈ کے مابین ہوئی۔ یاد ہو گا کہ لندن جانے سے قبل تنکو عبد الرحمٰن کراچی بھی آئے تھے۔ جہاں انہوں نے اپنے وطن کی آزادی کے سلسلہ میں پاکستان کی حمایت بھی حاصل کی تھی۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ عبوری دور میں ملایا کا خارجی دفاع برطانیہ کے سپرد ہو گا۔ اور داخلی امور کے نظم و نسق کے لئے ایک کونسل بنائی جائے گی۔ جو ملائی باشندوں کی نمائندہ ہو گی۔ اور ہنگامی حالات کے بعد اس کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی۔

ملایا کا جملہ رقبہ ۵۱ ہزار مربع میل ہے اور آبادی پچاس لاکھ سے اوپر۔ اس آبادی میں ۴۹ فی صد ملائی ہیں۔ ۳۹ فی صد چینی اور دس فی صد ہندوستانی و پاکستانی اور باقی یورپین اور دوسرے۔ وفاقی ملایا کئی علاقوں اور ریاستوں پر مشتمل ہے۔ جن میں پینانگ۔ ملاکا (سابقہ اسٹریٹ سٹلمنٹ) ریاستہائے پہانگ۔ پیراک۔ سیلانگر۔ نگری سمبیلان۔ وفاقی ریاستیں۔ جوہور۔ کلنتن۔ ترنگانو قابل ذکر ہیں۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران ملایا پر جاپانیوں کا قبضہ ہو چکا تھا۔ لیکن بعد ازاں آزادی کی تحریک بھڑک اٹھی اور ایک حصہ جاپانیوں کے خلاف لڑنے لگا۔ جب جاپانی یہاں سے رخصت ہوئے تو قوم پرست تحریک پورے زور شور سے تھی۔ جیسے انڈونیشیا کی تحریک استقلال سے بڑی تقویت حاصل ہوئی۔ برطانیہ کا اس پر جب دوبارہ قبضہ ہوا۔ تو ملایا میں متعدد سیاسی پارٹیاں قائم ہوئیں اور اپنے مطالبات رکھے۔ آج سے دس سال قبل ۱۹۴۶ء میں برطانیہ نے یہ طے کیا کہ سنگاپور اور اس کے ملحقہ جزائر کو چھوڑ کر باقی تمام علاقوں کو متحد کر دیا جائے اور اس کا نام ملایا یونین رکھا جائے۔ چنانچہ تمام سلاطین کو اس پر راضی کیا گیا کہ وہ دستبردار ہو جائیں۔ اور یہ یونین یکم اپریل ۱۹۴۶ء کو وجود میں آئی۔ لیکن اس کی بہت سخت مخالفت کی گئی اسے کر دئے جانے سے اسبارے میں استصواب نہیں کیا گیا تھا۔ ادھر سلاطین بھی اپنے وعدے سے پھر گئے۔ اس احتجاج کے پیش نظر ۱۹۴۷ء میں نئی تجاویز رکھی گئیں جو وفاقی ملایا کے سلسلہ میں تھیں۔ قانون ساز کونسل کے سلسلہ میں پہلے انتخابات مارچ ۱۹۴۸ء میں ہوئے اس کے بعد ملایا میں کمیونسٹوں کی سرگرمیاں تیز ہو گئیں۔ کمیونسٹ ایک جداگانہ جمہوریہ بنانا چاہتے تھے۔ جولائی میں برطانوی افواج اور کمیونسٹوں کے درمیان گھمسان کا رن پڑا اور کمیونسٹوں کا لیڈر رلان یر مارا گیا۔ ۱۹۴۹ء میں گوریلا جنگ جاری رہی۔

حالیہ انتخابات سے قبل جو مجلس قانون ساز تشکیل دی گئی۔ وہ ایک سپیکر تین ارکان باعتبار عہدہ (اسٹیٹ اور سٹلمنٹ کے نمائندے) ایک سرکاری اور پچاس غیر سرکاری ارکان پر مشتمل تھی۔

جولائی ۱۹۵۴ء میں آئندہ انتخابات کے سلسلہ میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس نے ۱۲ جنوری ۱۹۵۴ء کو اپنی رپورٹ پیش کی اور وفاق ملایا کے ہائی کمشنر جنرل سر جیرالڈ ٹمپلر

(۲) نے اس کمیٹی کی سفارشات قبول کر لیں۔ وفاقی انتخابات کے بارے میں وفاقی مجلس قانون ساز نے ۲۷ جولائی ۱۹۵۵ء کو اپنی دوسری سماعت ختم کر لی اور یہ طے پایا کہ ۱۹۵۵ء میں عام انتخابات ہوں۔ دو لاکھ اسی ہزار رجسٹرڈ ووٹروں میں سے دس لاکھ سے زائد نے ان میں حصہ لیا۔ ان انتخابات میں متحدہ محاذ کو بھاری کامیابی ہوئی۔ یہ محاذ تین جماعتوں پر مشتمل تھا۔ یونائیٹڈ ملاین نیشنل آرگنائزیشن۔ ملاین چائینز ایسوسی ایشن اور ملائن انڈین کانگرس۔ اس محاذ نے ۵۲ میں ۵۱ نشستیں جیت لیں اور اس محاذ کے لیڈر تنکو عبد الرحمٰن وفاقی ملایا کے وزیر اعظم اور وزیر امور داخلہ بنائے گئے۔ ان کی حکومت میں مزید ۹ وزراء تھے جو اسی محاذ سے تعلق رکھتے تھے۔

شہد کی مکھیوں سے آنکھوں میں بینائی

ان دنوں سائنس جس سرعت سے ترقی کر رہی ہے اس کا اندازہ کرنا بھی دشوار ہے۔ اب حال ہی میں ڈاکٹروں نے ایک انوکھے طریقے سے اندھوں کا علاج کرنا شروع کر دیا ہے اور وہ ایسا طریقہ ایجاد کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں جس کی مدد سے اندھے دیکھنے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں سب سے پہلا خوش نصیب مسٹر ولیم ہے جو باون برس سے قطعی اندھا تھا اسے بالکل کچھ بھی دکھائی نہ دیتا تھا۔ ڈاکٹروں نے اس کی آنکھوں کا معائنہ کرنے کے بعد صاف الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ ان آنکھوں میں روشنی اور بینائی کی ایک کرن بھی موجود نہیں ہے کسی علاج سے بھی آنکھیں دیکھنے کے قابل نہیں ہو سکتیں۔

لیکن شہد کی مکھی کے ڈنگ اور سائنس کے کرشمے کی بدولت ولیم کی آنکھیں ایک بار پھر روشن ہو گئیں ہیں۔ اب وہ سب کچھ دیکھ سکتا ہے وہ آئینے میں اپنی ان آنکھوں کو بھی دیکھ سکتا ہے جنہیں اب بینائی مل گئی ہے۔

لنڈن کی مسز جولیا اوون نے کنگسٹن میں شفاخانہ کھول رکھا ہے جس میں وہ شہد کی مکھیوں کے ڈنگ کے ذریعے اندھوں کا علاج کیا کرتی ہے جب مسٹر ولیم ہر طرف سے نا امید ہو گیا تو اس نے بھی مسز جولیا کے دواخانے کا رخ کیا۔ اگرچہ مسٹر ولیم کی آنکھیں اب دیکھ سکتی ہیں تاہم ابھی تک علاج کا مکمل کورس پورا نہیں ہے۔

اس شخص نے اخباری طور پر سب سے پہلے مجیل ڈکنز سے ملاقات کی اور جب وہ اس کی آنکھوں کی بصیرت افروز داستان سننے کے لئے گیا تو وہ شخص ایک رسالے کا مطالعہ کر رہا تھا۔ اس نے بتایا کہ وہ اندھا ہونے سے پہلے ۲۳ برس تک شفیلڈ کے قریب ایک بورڈنگ ہاؤس میں مسز گرٹروڈ پرنس کے پاس کام کرتا تھا۔

وہ کہنے لگا..... میرے اندھا ہونے کی کہانی بھی بڑی حیرت انگیز ہے۔ میں مسز پرنس کو کار میں ڈیلی لئے جا رہا تھا اور اچانک ہی میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا۔ پہلے تو میں نے اس کی کچھ پرواہ نہ کی۔ لیکن چند ہی منٹ کے بعد اندھیرا دبیز ہونا شروع ہو گیا۔ میں نے کار روک لی اور دو ہی منٹ کے اندر میں اندھا ہو گیا۔

میں نے بہتیرا علاج کرایا اور ۱۹۵۰ء کے کرسمس کے بعد شفیلڈ کے ایک ہسپتال میں داخل ہو گیا۔ لیکن میری آنکھوں کی بینائی نہ مل سکی۔

گذشتہ ستمبر کو مجھے اپنی بہن کے پاس لنڈن جانے کا اتفاق ہوا جو مجھے مسز جولیا کے پاس لے گئی جس نے معائنہ کے بعد کہا "میرے خیال میں آپ کی بینائی واپس لانے میں مجھے کامیابی حاصل ہو گی" میں نے علاج کرانا قبول کر لیا۔ اس نے مجھے پہلے روز دو بار گردن کی پشت پر شہد کی مکھی سے کٹوایا اگلے روز چار مرتبہ اور چھ چھ مرتبہ۔ بس چوتھے ہی روز میں دیکھنے کے قابل ہو گیا۔ اگرچہ اب میں سب کچھ دیکھ سکتا ہوں۔ لیکن پھر بھی عینک کا استعمال کرتا ہوں۔ مسز جولیا نے مجھے کہا ہے کہ وہ بہت جلد مجھے عینک سے نجات دلوا دے گی۔ اور پھر مجھے نوکری مل جائے گی۔

انکم ٹیکس سے حکومت کی آمدنی میں دو کروڑ روپے کا اضافہ

لائلپور ۱۲ فروری۔ انکم ٹیکس سے حکومت کی آمدنی سابقہ سال کی نسبت دو کروڑ بڑھ گئی ہے۔ اضافہ آمدنی میں لائلپور کی صنعت و تجارت کا نمایاں حصہ ہے۔ ان شکایات میں اضافہ ہو رہا ہے کہ بعض لوگ مشیران انکم ٹیکس بن کر تجارتی اداروں سے بھاری فیس اور نذرانے وصول کر رہے ہیں۔ اراضی کی فروخت سے قبل انکم ٹیکس سے متعلق سرٹیفکیٹ کا طریق کار رائج رہے گا۔ بلیک مارکیٹ کی روک تھام کے لئے انکم ٹیکس کے دفاتر سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔

باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ سابق پنجاب کے تجارتی اداروں سے انکم ٹیکس کی وصولی کی رقومات حکومت کی آمدنی میں اضافہ کا باعث بنی ہیں گذشتہ چند سالوں میں اوسطاً آمدنی پانچ کروڑ تھی جبکہ سابق سال یہ آمدنی سات کروڑ کے لگ بھگ ہو گئی۔ دو کروڑ کا اضافہ زیادہ تر لائلپور کی صنعت و تجارت میں فروغ کا رہین منت ہے۔

(۳) ایک اطلاع کے مطابق انکم ٹیکس کی مجموعی آمد کا ایک تہائی صرف لائلپور سے وصول کیا جاتا ہے۔

زود جام عشق
ٹانک اور مقوی دوا
قیمت مکمل کورس
ایک ماہ۔ خوراک -/-/۱۲ روپیہ

اکسیر شباب
:- جسم میں طاقت پیدا کرنے والی دوائی۔ قیمت مکمل کورس
ایک ماہ خوراک -/-/۱۵ روپے

محبوب جوانی
اکسیر شباب کیساتھ اس کا استعمال بیحد مفید ہوتا ہے۔ قیمت پچاس گولیاں -/۸/۵ روپے

ارشاد امام
فرمودہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء
ربوہ کی صنعت کو فروغ دینا احباب جماعت کا فرض ہے

حب خند
:- دل۔ دماغ۔ اعصاب وہم اور نیند کا نہ آنا۔ اس کے لئے مفید ہے۔
قیمت مکمل کورس ۸۰ گولیاں -/-/۵ روپے

حب مروارید عنبری
دماغ کو روشن۔ حافظہ کو تیز اعصاب کو مضبوط کرتی ہے
قیمت ۸۰ گولی -/-/۱۶ روپے

ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ

تریاق اٹھرا بچے قبل از وقت ضائع ہو جاتے ہوں یا ہو جاتے ہوں قیمت فی شیشی -/۸/۲ روپے مکمل خوراک ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

مقبوضہ کشمیر میں حزب اختلاف کا آخری لیڈر بھی گرفتار کر لیا گیا

ہر شہر اور قصبہ میں مسلح دستوں کی تعداد میں اضافہ

امرتسر ۱۳ فروری۔ مقبوضہ کشمیر میں بخشی حکومت نے حزب اختلاف کے لیڈروں کی گرفتاری کی جو مہم شروع کر رکھی تھی وہ مکمل ہو گئی ہے۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق محاذ استصواب کے قائمقام صدر اور بھارتی پارلیمنٹ کے رکن صوفی محمد اکبر بھی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

حزب مخالف کے لیڈروں میں سے صرف صوفی محمد اکبر ہی واحد شخص تھے جو اس وقت تک گرفتاری سے محفوظ تھے۔ ان کی نظربندی کی اطلاع ان کشمیریوں نے بہم پہنچائی جو کانگرس کے اجلاس میں شرکت کے لئے امرتسر آئے ہیں یاد رہے کہ صرف دو دن قبل صوفی صاحب نے سوپور کے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے بخشی حکومت کی دہشت گردی کی مذمت کی تھی اور یہ بتایا تھا کہ شیخ عبداللہ نے بھارت کے ساتھ الحاق کے فیصلے کو قطعی تسلیم نہیں کیا تھا۔

اس طرح اب صورت حال یہ ہے کہ محاذ استصواب کی مجلس عاملہ کے تمام ارکان قید خانوں میں نظربند ہیں ان میں سے بعض افراد صرف فروری میں گرفتار کئے گئے ہیں ان میں خواجہ صدر الدین مجاہد۔ خواجہ عبدالاحد، غلام حسن انقلابی۔ خواجہ عبدالغنی گونی۔ خواجہ غلام محمد ڈار۔ خواجہ غلام قادر جانباز اور حاجی غلام محی الدین شامل ہیں۔

مخلوط پارٹی میں اختلافی دفعات پر غور

کراچی ۱۳ فروری۔ دستوری بل کے متنازعہ امور پر کل صبح دستوریہ کی مخلوط پارٹی نے غور شروع کیا۔ پارٹی کا دو گھنٹے تک اجلاس ہونے کے بعد کل ۱۰ بجے تک ملتوی ہو گیا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ پارٹی نے کل بنیادی حقوق کی بعض دفعات پر بحث و تمحیص کی یہ دفعات تمام تر وہ ہیں جن پر بل کی دوسری خواندگی کے دوران استثناء کئے گئے تھے۔ ان میں گرفتاری اور نظربندی کے قوانین نقل و حرکت کی آزادی اور جائیداد کے حقوق کی حفاظت کی دفعات بھی شامل ہیں۔

جمہوریہ چین کا شکریہ

لنڈن ۱۳ فروری پیکنگ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جمہوریہ چین نے جاپان سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کی غرض سے تین مرتبہ درخواست کی ہے لیکن اس پیشکش کا کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ ادھر ٹوکیو کے سیاسی مبصرین نے خیال ظاہر کیا ہے کہ جاپان اس موضوع پر چین سے بات چیت کرنے کو تیار نہیں۔ یاد رہے گزشتہ دنوں جاپان کی برسر اقتدار پارٹی نے حزب مخالف کی یہ تجویز مسترد کر دی تھی کہ چین کی کمیونسٹ حکومت کو تسلیم کر لیا جائے۔

ذاتی آمدنی پر پابندی

نئی دہلی ۱۳ فروری۔ باوثوق ذرائع کے مطابق بھارت کے منصوبہ بندی کمیشن نے تجویز پیش کی ہے کہ ملک میں کسی شخص کی ذاتی سالانہ آمدنی ٹیکسوں کی وصولی کے بعد پچاس ہزار روپیہ سے زیادہ نہ ہونے پائے اور اس ضمن میں مناسب پابندیاں عاید کر دی جائیں۔

اعلان نکاح

ربوہ مؤرخہ ۱۱ فروری بروز ہفتہ بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میرے لڑکے مرزا رشید جاوید ساکن کراچی کا نکاح شمیم اختر بنت میاں عزیز اللہ صاحب ملازم بورسٹل جیل لاہور کے ساتھ بعوض پانچ صد روپیہ حق مہر پڑھا اور نکاح سے متعلق ایک نہایت لطیف خطبہ بھی ارشاد فرمایا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ثابت کرے۔ آمین

مرزا مہتاب بیگ، ربوہ

کیپٹن ڈاکٹر رمضان علی صاحب کی علالت

ربوہ ۱۳ فروری محترم کیپٹن ڈاکٹر رمضان علی صاحب (ریٹائرڈ) پر ۹ فروری کی صبح کو فالج کا حملہ ہوا ہے۔ فالج کا اثر جسم کے بائیں حصے پر ہے جو اب تک قریباً بے حس ہے۔ اس کے علاوہ بے چینی اور گھبراہٹ بھی ہے۔

احباب محترم ڈاکٹر صاحب کے لئے (جو ایک نہایت نیک اور مخلص خادم سلسلہ ہیں) خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر فضل فرمائے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

آج دستوریہ کا اجلاس ہوگا

کراچی ۱۳ فروری۔ دستور ساز اسمبلی کا اجلاس جو ۱۰ فروری کو ملتوی ہوا تھا۔ آج (دیر) بجے دوبارہ شروع ہو رہا ہے۔ اجلاس میں آئین کی ان اختلافی دفعات پر غور کیا جائے گا جن پر سے پہلے بحث ملتوی دی گئی تھی۔

لارڈ ماؤنٹ بیٹن کا دورہ پاکستان منسوخ کیا جائے

حکومت پاکستان سے احیائے قومی کی سپریم کونسل کا مطالبہ

کراچی ۱۳ فروری احیائے قومی کی سپریم کونسل نے ایک بیان میں لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے مجوزہ دورہ پاکستان پر نکتہ چینی کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ لارڈ موصوف کے دورہ کی تنسیخ کے لئے مناسب اقدام کرے۔

کونسل نے کہا ہے کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے آخری برطانوی وائسرائے اور بھارت کے گورنر جنرل کی حیثیت سے پاکستان کو جو چرکے لگائے تھے وہ ابھی مندمل نہیں ہوئے۔ انہوں نے مملکت عزیز کو جو نقصانات پہنچائے ہیں وہ کسی پاکستانی سے مخفی نہیں ہیں۔

بعض اہم مسائل جو گذشتہ آٹھ سالوں سے ہماری قوم کو درپیش ہیں۔ وہ اس فرد واحد کے پیدا کردہ ہیں۔ گورداسپور اور فیروزپور کے اضلاع جو سارے کے سارے پاکستان کا جائز حق تھے۔ محض اس شخص کی وجہ سے پاکستان سے کاٹ کر بھارت میں شامل کر دئے گئے۔ اور اسی وجہ سے ہمارے لئے کشمیر اور نہری پانی کے تنازعات پیدا ہو گئے کونسل نے لارڈ مذکور کے دورہ پر اظہار حیرانگی کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ برطانوی حکومت کو بلاتاخیر اس امر کا مراسلہ روانہ کرے کہ دونوں ممالک کے بہتر تعلقات کے پیش نظر لارڈ ماؤنٹ بیٹن کا دورہ منسوخ کر دیا جائے

دورہ نائب مختار عام صدر انجمن احمدیہ جماعتہائے ضلع گجرات بسلسلہ حصول حصہ جائداد

ملک محمد شفیع صاحب نائب مختار عام صدر انجمن احمدیہ مورخہ ۱۱ فروری سے ضلع گجرات کی مندرجہ ذیل جماعتوں میں بغرض حصول حصہ جائداد دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ جملہ عہدیداران کو دیگر افراد جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان سے تعاون فرمادیں اور وصولی حصہ جائداد میں ان کی مدد فرمادیں۔

گجرات۔ شادیوال۔ منگے۔ گولیکی۔ کھاریاں سعداللہ پور۔ راجیکے۔ چک سکندر۔

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

گڑ -/۱۸ تا -/۲۲ شکر -/۲۰ تا -/۲۲ چینی دیسی -/۳۵ تا ۲۷ تیل تودیہ -/۵۱ تیل بنولہ -/۵۷ تا ۵۸ تیل ناریل -/۱۱۰ تیل تلی -/۷۰ تا -/۷۵ سرخ مرچ -/۲۰ تا -/۳۰ کالی مرچ -/۳۵ تا -/۴۰ الائچی ڈوڈہ -/۲۷۰ لونگ -/۸۵ الائچی خورد -/۴۰ ہلدی -/۲۷ نمک -/۸ دیسی گھی -/۱۶۵ تا -/۱۷۲ بناسپتی گھی -/۵۵ ماش ثابت -/۲۳ تا -/۲۵ مونگ ثابت -/۲۰ تا -/۲۲ مسور ثابت -/۸ تا -/۱۶ دال -/۱۲ تا -/۱۴ چنے -/۱۱ کابلی چنے -/۱۱ تا -/۱۳ گندم -/۱۱ تا -/۱۳ آٹا -/۱۲ تا -/۱۲ دیسی صابن -/۲۴ تا -/۲۷ تودیہ -/۱۷ تا -/۱۸ کھل زردیہ ۱۴ کھل بنولہ ۱½ من -/۱۲ تا -/۱۲ مونجی بودی باسمتی -/۲۳ تا -/۳۲ پرمل -/۱۹ تا -/۲۰ سندھی -/۱۳ میدہ بودی -/۱۴ تا -/۲۴ رو -/۳۵ تا -/۴۰۔

صرافہ سونا -/۱۰۴ تا -/۱۰۴ پونڈ -/۸۷ چاندی ٹکسالی -/۱۷۲ چاندی -/۱۷۲ تا -/۱۷۷

خشک میوہ بادام -/۱۰۴ تا -/۱۰۳ سوگی -/۴۰ تا -/۸۰ چھوہارہ -/۲۵ تا -/۳۲ کھوپرا -/۵۱ تا -/۶۰۔ خوبانی -/۵۵ تا -/۶۰ اخروٹ -/۱۲ تا -/۴۰ پستہ -/۳۷۵ گری بادام -/۳۹۰ تا -/۴۰۰

م چک سمرقندی۔ بانوتہ۔ پنڈی لالہ۔ مرنگ دھامہ۔ لالہ موسے۔ بنیسال۔

(ناظم جائیداد)

مقصد زندگی و احکام ربانی
کارڈ آنے پر مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷